

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلاصہ تفسیر قرآن (پارہ نمبر:5)

پانچویں پارے میں سورۃ النساء بیان ہوئی ہے۔اس سورت میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ اس میں بچوں اور خواتین کے مسائل بیان ہوئے ہیں اور اسلامی معاشرے کے استحکام کے اصولوں کا تذکرہ ہے۔

معاشی استحصال کرنے کی ممانعت:

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں،انہیں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے،ایک دوسرے کا معاشی استحصال نہیں کرنا چاہیے۔تجارت کی تعریف ہی یہ ہے کہ جس میں لین دین میں فریقین کی خوشی شامل ہو اور خوشی تبھی ہوتی ہے جب دوسرے کو دھوکہ نہ دیا جائے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا (سورة النساء:29/30)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ،مگر یہ کہ تمھاری آپس کی رضا مندی سے تجارت کی کوئی صورت ہو اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو، بے شک اللہ تم پر ہمیشہ سے بے حد مہربان ہے۔اور جو زیادتی اور ظلم سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ پر ہمیشہ سے بہت آسان ہے۔

دوسرے کے مقام ومرتبے کو تسلیم کیا جائے:

دنیا کا نظام چلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے مراتب میں فرق رکھا ہے،کوئی بادشاہ ہے،کوئی رعایا ہے،کوئی مالک ہے،کوئی ملازم ہے،کوئی مالدار تو کوئی غریب ہے۔معاشرے کا استحکام اسی میں ہے کہ ہر شخص کو جو مقام ملا ہے اسے تسلیم کیا جائے،اس کا احترام کیا جائے،اسے گرانے اور اس کا مرتبہ چھیننے کی تمنا ہرگز نہ کی جائے،کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے نظام سے جنگ ہے:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ

نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا (سورة النساء:32

اوراس چیز کی تمنا نہ کرو جس میں اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، مردوں کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہے، جو انھوں نے محنت سے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے ایک حصہ ہے، جو انھوں نے محنت سے کمایا اور اللہ سے اس کے فضل میں سے حصہ مانگو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

مرد گھریلو معاملات میں حاکم ہے:

سابقہ اصول بیان کرنے کے بعد فرمایا:

الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا (سورة النساء:34

مرد عورتوں پر نگران ہیں، اس وجہ سے کہ اللہ نے ان کے بعض کو بعض پر فضیلت عطا کی اور اس وجہ سے کہ انھوں نے اپنے مالوں سے خرچ کیا۔ پس نیک عورتیں فرماں بردار ہیں، غیر حاضری میں حفاظت کرنے والی ہیں، اس لیے کہ اللہ نے (انھیں) محفوظ رکھا اور وہ عورتیں جن کی نافرمانی سے تم ڈرتے ہو، سو انھیں نصیحت کرو اور بستروں میں ان سے الگ ہو جاؤ اور انھیں مارو، پھر اگر وہ تمھاری فرماں برداری کریں تو ان پر (زیادتی کا) کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ ہمیشہ سے بہت بلند، بہت بڑا ہے۔

یعنی عورتوں کو مردوں کی حیثیت قبول کرنی چاہیے، کیونکہ انہیں یہ فضیلت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ عورت اور اس کے بچوں کی خاطر باہر دھکے کھاتا اور لوگوں کی جھڑکیں سنتا ہے، جبکہ عورت گھر میں بیٹھ کر اپنی ہر خواہش پوری کراتی ہے۔

جس طرح ہر ادارے کا ایک سربراہ ہوتا ہے، سربراہ کے بغیر کوئی چھوٹے سے چھوٹا ادارہ بھی نہیں چل سکتا، گھر تو معاشرے کا اہم ترین حصہ ہے، یہ نظام اور سربراہ کے بغیر کیسے چل سکتا ہے؟ لہٰذا عورت کا فرض ہے کہ وہ مرد کی سربراہی کو تسلیم کرے۔

گھریلو بگاڑ کو درست کرنے کا طریقہ:

عورت گھر کا مدار ہے۔ پورا گھر عورت کے گرد گھومتا ہے، اگر مدار خراب ہو جائے تو پورا گھر بگڑ جاتا ہے،

اس لیے مدار کو درست کرنا ضروری اور مرد کی ذمہ داری ہے۔ اگر گھر کا مدار خراب ہو جائے تو یہ عقل مندی نہیں کہ فوراً طلاق دے کر اسے الگ کر دیا جائے، بلکہ اسے درست کرنا چاہیے، اس کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا إِنْ يُرِيدَا إِصْلَاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَيْنَهُمَا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا خَبِيرًا (سورة النساء :35)

اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے مقرر کرو، اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔

مسلم معاشرے کے دوسرے افراد کے کچھ حقوق:

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے معاشرے کے دوسرے افراد کے چند حقوق کا تذکرہ فرمایا:

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُورً (سورة النساء :36

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو، قرابت والے کے ساتھ، یتیموں، مسکینوں، قرابت والے ہمسائے، اجنبی ہمسائے، پہلو کے ساتھی، مسافر (کے ساتھ) اور (ان کے ساتھ بھی) جن کے مالک تمھارے دائیں ہاتھ بنے ہیں، یقیناً اللہ ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا، شیخی مارنے والا ہو۔

نماز، غسل اور تیمم کے مسائل:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا (سورة النساء :43

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نماز کے قریب نہ جاؤ، اس حال میں کہ تم نشے میں ہو، یہاں تک کہ تم جانو جو

کچھ کہتے ہو اور نہ اس حال میں کہ جنبی ہو، مگر راستہ عبور کرنے والے، یہاں تک کہ غسل کر لو۔ اور اگر تم بیمار ہو، یا سفر پر، یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو، پھر کوئی پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی کا قصد کرو، پس اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں پر ملو۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا، بے حد بخشنے والا ہے۔

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت:

سب سے پہلے یہود و نصاریٰ کی گمراہیوں کا تذکرہ کیا کہ ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لیتے ہیں، لوگوں کو اللہ کا راستہ بتانے کی بجائے اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، کتاب اللہ کے الفاظ بدلتے ہیں، کھلم کھلا کہتے ہیں کہ سمعنا وعصینا کہ اس نبی کی بات ہم نہیں مانتے، نبی کا تمسخر اڑاتے ہیں، دین میں طعنہ زنی کرتے ہیں، بتوں کی پوجا کرتے ہیں، محض حسد کی وجہ سے اسلام کے مقابلے میں کافروں کے دین کو زیادہ صحیح کہتے ہیں۔ ان کے جرائم گنوانے کے بعد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ آمِنُوا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَطْمِسَ وُجُوهًا فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا (سورة النساء47

اے لوگو جنھیں کتاب دی گئی ہے! اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا ہے، اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو تمھارے پاس ہے، اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو مٹا دیں، پھر انھیں ان کی پیٹھوں پر پھیر دیں، یا ان پر لعنت کریں، جس طرح ہم نے ہفتے کے دن والوں پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم ہمیشہ (پورا) کیا ہوا ہے۔

ایک سائنسی حقیقت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جہنم میں لوگوں کی جلد جل جائیں گی تو ہم ان کی جلدیں بدل دیں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی جسم میں تکلیف کو محسوس کرنے کی حس جلد میں۔

عہدے اور مناصب کی تقسیم عدو انصاف سے:

عہدے اور مناصب کی تقسیم عدل و انصاف کے ساتھ ہونی چاہیے، جیسا کہ ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا (سورة النساء:58

بے شک اللہ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کو ادا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ

کروتو انصاف سے فیصلہ کرو، یقیناً اللہ تمھیں یہ بہت ہی اچھی نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ ہمیشہ سے سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

اللہ، اس کے رسول اور حکمرانوں کی اطاعت کا حکم:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

(سورة النساء :59

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور ان کا بھی جو تم میں سے حکم دینے والے ہیں، پھر اگر تم کسی چیز میں جھگڑ پڑو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ، اگر تم اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے زیادہ اچھا ہے۔

اس کا معنیٰ یہ ہے کہ مسلمانوں کو ہر حال میں اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرنی چاہیے، الا یہ کہ وہ صریح قرآن وسنت کے خلاف حکم صادر کریں۔ یہ جو جمہوریت نے لوگوں کا مزاج بنا دیا ہے کہ ہمیشہ اپنے حکمرانوں کی مخالفت ہی کرنی ہے، یہ اسلامی احکام کے خلاف اور حرام ہے۔ حکمرانوں کے ساتھ ہمارا رویہ خیر خواہانہ اور اطاعت والا ہونا چاہیے۔

منافقین کا کردار اور مسلمانوں کا ان سے رویہ:

منافق چونکہ مفاد پرست ہوتا ہے، اسے اسلام میں مفاد دکھائی دے تو اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ اور اگر دوسری طرف مفاد دکھائی دے تو اسلام کو لات کر مار کر ادھر ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے معاملات کو اسلامی عدالت میں اسی صورت میں لاتے ہیں جب انہیں اسلامی قانون میں فائدہ نظر آتا ہے، بصورتِ دیگر وہ کافر نظاموں اور کفریہ عدالتوں میں جانے سے جھجکتے نہیں ہیں:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَى مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنْكَ صُدُودًا

(سورة النساء :61/60

کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر ایمان لے آئے ہیں جو تیری طرف

نازل کیا گیا اور جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا۔ چاہتے یہ ہیں کہ آپس کے فیصلے غیر اللہ کی طرف لے جائیں، حالانکہ انھیں حکم دیا گیا ہے کہ اس کا انکار کریں۔ اور شیطان چاہتا ہے کہ انھیں گمراہ کردے، بہت دور گمراہ کرنا۔ اور جب ان سے کہا جائے کہ جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف آؤ تو تو منافقوں کو دیکھے گا کہ تجھ سے منہ موڑ لیتے ہیں، صاف منہ موڑنا۔

مسلمان ہونے کی شرط:

کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ محمد ﷺ کو حاکم تسلیم نہ کرلے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (سورة النساء :65

پس نہیں! تیرے رب کی قسم ہے! وہ مومن نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ تجھے اس میں فیصلہ کرنے والا مان لیں جو ان کے درمیان جھگڑا پڑ جائے، پھر اپنے دلوں میں اس سے کوئی تنگی محسوس نہ کریں جو تو فیصلہ کرے اور تسلیم کرلیں، پوری طرح تسلیم کرنا۔

ہدایت یافتہ کون؟

بندے نے سورۃ الفاتحہ میں ہدایت یافتہ لوگوں کے راستے پر چلنے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت یافتہ لوگوں کی فہرست گنواتے ہوئے فرمایا:

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا (سورة النساء :69/70

اور جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔ یہ فضل اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کافی ہے سب کچھ جاننے والا۔

افواہیں پھیلانا اور ان پر کان دھرنا:

مسلم معاشرے کا ایک اصول یہ ہے کہ کوئی بھی ایسی خبر جس کا تعلق مسلمانوں کے امن و امان سے ہو، اسے عام لوگوں میں پھیلانے کی اجازت نہیں ہے، یہ منافقوں کا طریقہ ہے۔ ایسی خبر کو متعلقہ حکام تک پہنچانا چاہیے:

وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا (سورة النساء:83

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کا کوئی معاملہ آتا ہے اسے مشہور کردیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکم دینے والوں کی طرف لوٹاتے تو وہ لوگ اسے ضرور جان لیتے جو ان میں سے اس کا اصل مطلب نکالتے ہیں، اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو بہت تھوڑے لوگوں کے سوا تم سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔

ہمارے ہاں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ کہ سفارش کرنا گناہ ہے، یہ غلط تصور ہے۔ جائز کام کی سفارش صرف جائز ہی نہیں بلکہ فرض ہے اور حرام کا کی سفارش حرام ہے۔

نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کو سفارش کرنے کا حکم دیتے تھے بلکہ ان کی تربیت فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کسی کام کے لیے خدمت نبوت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس کی بات سنی، اس کا کام جائز تھا، تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنے بھائی کی میرے پاس سفارش لے کر آؤ، کیونکہ سفارش کرنے ثواب ہوتا ہے۔

منافقین کے ساتھ سختی کا حکم:

منافقین آستین کے سانپ ہیں۔ یہ ہر وقت مسلمانوں کو تکلیف دینے کے لیے تگ و دو کرتے رہتے ہیں، ہرگز ان کے معاملات میں نرم رویہ نہیں رکھنا چاہیے:

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللَّهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَتُرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا (سورة النساء:88

پھر تمھیں کیا ہوا کہ منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، حالانکہ اللہ نے انھیں اس کی وجہ سے الٹا کر دیا جو انھوں نے کمایا، کیا تم چاہتے ہو کہ اس شخص کو راستے پر لے آؤ جسے اللہ نے گمراہ کر دیا اور جسے اللہ گمراہ کر دے پھر تو اس کے لیے کبھی کوئی راستہ نہ پائے گا۔

قتل خطاء کی دیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ

مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا(سورة النساء:92

اور کسی مومن کا کبھی یہ کام نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے مگر غلطی سے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو ایک مومن گردن آزاد کرنا اور دیت دینا ہے، جو اس کے گھر والوں کے حوالے کی گئی ہو، مگر یہ کہ وہ صدقہ (کرتے ہوئے معاف) کر دیں۔ پھر اگر وہ اس قوم میں سے ہو جو تمھاری دشمن ہے اور وہ مومن ہو تو ایک مومن گردن آزاد کرنا ہے، اور اگر اس قوم میں سے ہو کہ تمھارے درمیان اور ان کے درمیان کوئی عہد و پیمان ہو تو اس کے گھر والوں کے حوالے کی گئی دیت ادا کرنا اور ایک مومن گردن آزاد کرنا ہے، پھر جو نہ پائے تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھنا ہے۔ یہ بطور توبہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ ہمیشہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔

ہجرت کرنے کا حکم:

مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ہر حالت میں احکام الٰہی پر چلیں۔ اگر کسی جگہ کے حالات رکاوٹ بن رہے ہوں تو اسلام کو نہ چھوڑ دیں، بلکہ وہ جگہ چھوڑ دیں اور وہاں ہجرت کر کے دوسری جگہ پر منتقل ہو جائے، اگر وہ ہجرت نہیں کرتے تو وہ گناہ گار اور جہنمی ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (97) إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا (سورة النساء:97/98

بے شک وہ لوگ جنھیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، کہتے ہیں تم کس کام میں تھے؟ وہ کہتے ہیں ہم اس سرزمین میں نہایت کمزور تھے۔ وہ کہتے ہیں کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟ تو یہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ لوٹنے کی بری جگہ ہے۔ مگر وہ نہایت کمزور مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ کسی تدبیر کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کوئی راستہ پاتے ہیں۔

صلح ہی میں خیر ہے:

مرد کا مزاج شاہانہ ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے عورت میں صبر اور برداشت کا مادہ زیادہ رکھا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے عورت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ عورت کو اپنے خاوند کی لاپرواہی کی شکایت ہو تو وہ فوراً طلاق کا مطالبہ نہ کردے، بلکہ جہاں تک ہو سکے برداشت کرے اور کسی بھی قیمت پر صلح سے رہے:

وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ وَإِنْ تُحْسِنُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (سورة النساء:128

اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی قسم کی زیادتی یا بے رخی سے ڈرے تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ آپس میں کسی طرح کی صلح کرلیں اور صلح بہتر ہے، اور تمام طبیعتوں میں حرص (حاضر) رکھی گئی ہے اور اگر تم نیکی کرو اور ڈرتے رہو تو بے شک اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، ہمیشہ سے پورا باخبر ہے۔

ہر حالت میں سچی گواہی دو:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا (سورة النساء:134

جو شخص دنیا کا بدلہ چاہتا ہو تو اللہ ہی کے پاس دنیا اور آخرت کا بدلہ ہے اور اللہ ہمیشہ سے سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔

منافقوں کی علامات:

مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں سے دوستی لگاتے ہیں، کافروں کو معزز سمجھتے ہیں، ان سے دوستی کو اپنے لیے باعث عزت سمجھتے ہیں، دین کا مزاق اڑاتے ہیں، نمازوں میں سستی کرتے ہیں، محض لوگوں کو دکھانے کے لیے نیک عمل کرتے ہیں، اسلام کو دل سے قبول نہیں کرتے بلکہ کفر اور اسلام کے درمیان متذبذب رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے متعلق واضح اعلان فرما دیا:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا (سورة النساء:145

بے شک منافق لوگ آگ کے سب سے نچلے درجے میں ہوں گے اور تو ہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا۔

عذاب الٰہی سے بچنے کے دو اصول:

اللہ تعالیٰ نے عذاب سے بچنے کے دو اصول بیان فرمائے:

مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا(سورة النساء:147

اللہ تمھیں عذاب دینے سے کیا کرے گا، اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ۔ اور اللہ ہمیشہ سے قدر کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔

❁❁❁❁❁❁

رائٹر

الشیخ عبدالرحمن عزیز

03084131740

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی 03086222418

حافظ عثمان بن خالد مرجالوی 03036604440

حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی 03086222416